مسیحا پیاسا

بات سمجھا گیا یہ ایک مسیحا پیاسا
پیاس کو کیسے بنا سکتا ہے دریا پیاسا

اب بھی کہتا ہے یہ ساحل پہ اچھل کر پانی
لاکھوں سیرابوں پہ حاوی رہا تنہا پیاسا

جس کے مقروض ہیں سب دریا سمندر سارے
صرف شبیرؑ ہے اِس دنیا میں ایسا پیاسا

دیں کو سیراب کیا جامِ عطا کو لبریز
عقل حیران ہے شبیرؑ تھا کیسا پیاسا

برسرِ دشتِ بلا جامِ شہادت پی کر
پیاس سیراب ہوئی رہ گیا دریا پیاسا

اے شہنشاہِ وفا تیری وفاؤں کو سلام
پیاسا دریا پہ گیا لوٹ کے آیا پیاسا

ایسے ظالم ہیں ارے شام کے ظالم یہ تو
قتل کردیتے ہیں چھ ماہ کا بچہ پیاسا

شیر سے بیٹے کے لاشے کو اُٹھایا کیسے
چُور زخموں سے ہے باپ اور بلا کا پیاسا

383

عمر بھر روئی ہے زینبؑ یہی کہہ کر گوہرؔ
بے خطا قتل ہوا ہے میرا بھیّا پیاسا